Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.1 (March-2025)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

The reality of sex reassignment (Transgender) in the light of Islamic teachings Research and critical review

Hafiz Shehzad Ahmad
M. Phil MY University Islamabad. Email: hafiz.shahzad.ahmad@myu.edu.pk
Syed Iftikhar Hussain Shah
M.Phil MY University Islamabad, Pakistan.Email: iftikharkazmi01@gmail.com
Ayesha Imran
MPhil Institute of Islamic studies and shariah MY University Islamabad. Email: aishaimran286@gmail.com

Abstract

Historical analysis reveals a consistent pattern: societies capable of moral and spiritual reform received divine guidance through Prophets, while those that descended into moral decay faced divine punishment. In the present era, particularly within the Muslim world and notably in Pakistan, emerging concerns reflect this pattern. One such issue is the growing normalization of gender reassignment, which challenges the natural order established by Allah and raises questions about adherence to divine will. The Qur'an asserts:“This is the nature created by Allah on which He has made mankind. There is no altering Allah’s creation.”This verse underscores the sanctity of the divinely created human form, a foundational principle in Islamic theology. Contemporary scientific research shows that gender reassignment surgeries, while altering physical appearance, do not genuinely change one's biological gender. Such changes remain superficial and do not replicate the natural functions or reproductive capacities of gender.Islamic jurisprudence prohibits the unnecessary alteration of the human body (muthlah), considering it a violation of divine creation. Consequently, gender reassignment is seen as impermissible according to Islamic ethics. This paper explores the motivations behind gender reassignment, Islamic rulings, and the societal implications of such practices, offering reflections and policy-oriented recommendations grounded in Islamic ethics for guiding individuals and institutions in addressing this issue responsibly.

Keywords: Prophet, gender reassignment, Pakistan, Allah’s creation, Islamic jurisprudence, Islamic ethics.

مقدمہ

تاریخِ انسانی میں جب بھی کسی قوم نے اصلاح کی صلاحیت دکھائی، اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسل کے ذریعے ان کی رہنمائی کی۔ لیکن جب معاشرتی اور اخلاقی انحطاط اپنی انتہاؤں کو پہنچا، تو اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ یہ عذاب صرف قدرتی آفات تک محدود نہیں تھا، بلکہ اجتماعی اخلاقی شعور کی تنزلی کی صورت میں بھی ظاہر ہوا۔ آج کا دور، خصوصاً مسلم دنیا اور بالخصوص پاکستان، ایسے ہی ایک امتحان سے گزر رہا ہے۔ ایک نمایاں مسئلہ جو زیرِ بحث ہے، وہ جنس کی تبدیلی (Gender Reassignment) ہے لیکن ہمارے ہاں اسے Transgender کہا جاتا ہے اور یہی مشہور ہے حالانکہ یہ اصطلاح جنسی تبدیلی کے لیے گرائمر کے لحاظ سے غلط ہے، بہر حال جنسی تبدیلی جیسے فعل کو فطرتِ انسانی اور اسلامی تعلیمات کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

تعارفِ موضوع

زیرِ نظر مقالہ تبدیلیٔ جنس (Transgender) کے موضوع پر لکھا گیا ہے جس میں تبدیلیٔ جنس کے قانون اور اس کی مروجہ تعریف پر بحث کی گئی ہے۔

سوالات تحقیق

i. جنسی تبدیلی سے کیا مراد ہے؟

ii. ٹرانس جینڈر کی حقیقت وماہیت و کیفیت کیا ہے؟

iii. کیا مروجہ ٹرانس جینڈر کی تعریف درست ہے؟ جس عمل کو آج تبدیلیٔ جنس کا نام دیا جارہا ہے کیا اس عمل پر یہ تعریف صادق آتی ہے؟

iv. یہ قانون در حقیقت جس طبقۂ انسانی کے لئے بنایا گیا ہے اور جن افراد کو اس میں شامل کیا گیا ہے کیا اس کا اطلاق ان سب پر ہوتا ہے ؟

v. امریکہ اور کینیڈا کی یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے نساب میں اس کو کس طرح بیان کیا گیا ہے اور پاکستان کے 2018 کے قانون میں اس کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

vi. کیا جنس کو تبدیل کرانے سے حقیقت میں مرد، عورت اور عورت، مرد بن جاتے ہیں؟

ان تمام سوالات کے مدلّل جوابات کے لئے یہ مقالہ لکھا گیا ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

نامراد جنسی خواہشات کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات اور اس کی آڑ میں قانونِ قدرت سے بغاوت اور تبدیلیٔ جنس کے نام پر امتِ مسلمہ کی نسل کشی اور بد ترین حیوانیت کے فروغ کی ناپاک سازش کو بے نقاب کرنے اور اس ضمن میں ہونے والے واقعات کی روک تھام کے ساتھ نسلِ نو کو باطل اور باطل پرستوں کی شیطنت سے بچانے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے لئے اور اسلامی معاشرے میں اس فعلِ شنیع کی روک تھام کے لئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے۔

سب پہلے جنسی تبدیلی جسے انگریزی میں Trans Gender کہا جاتا ہے اسکی تعریف کا جاننا ضروری ہے اور پھر اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ اس قانون کا اطلاق کن حضرات پر ہوگا؟

سب سے پہلے اس کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

تبدیلیٔ جنس کی تعریف

وہ تعریف جو 2018 میں تبدیلیٔ جنس کے قانون میں کی گئی درج ذیل ہے

"Transgender Person" is a person who is:
(i) Intersex (Khunsa) with mixture of male and female genital features or congenital ambiguities; or
(ii) Eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excision or castration.
(iii) a Transgender Man, Transgender Woman, Khawaja Sira or any person whose gender identity and/or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth".[1]

"ٹرانس جینڈر فرد" ایسی شخصیت کو کہا جاتا ہے:

(i) جو پیدائشی طور پر مرد و عورت دونوں کی جسمانی خصوصیات رکھتی ہو یا جنسی اعضا میں کسی قسم کی فطری ابہام ہو (جسے "خنثیٰ" کہا جاتا ہے)۔

(ii) ایسا خواجہ سرا جو پیدائش کے وقت مرد کے طور پر شناخت کیا گیا ہو، لیکن بعد میں مخصوص جسمانی تبدیلیوں جیسے جنسی اعضا کی کٹائی یا اخراج سے گزرا ہو۔

(iii) یا کوئی بھی شخص، جیسے ٹرانس جینڈر مرد، ٹرانس جینڈر عورت، خواجہ سرا، یا وہ فرد جس کی صنفی شناخت یا اظہار اس صنف سے مختلف ہو جو پیدائش کے وقت اس کے جسمانی ساخت کی بنیاد پر تفویض کی گئی تھی۔

Scholar Insight Journal **HEC PAKISTAN Y Category**
https://scholarinsightjournal.com/ ONLINE - ISSN- 3006-9785
Volume.3, Issue.1 (March-2025) PRINT - ISSN- 3007-245X

تعریف کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

جنسی تبدیلی جس کو انگریزی میں ٹرانس جینڈر کہا جاتا ہے حقیقت میں انگریزی زبان کے دو الفاظ Trans اور gender کا مرکب ہے، ٹرانس trans کا مفہوم ہے تبدیل کرنا اور gender سے مراد جنس ہے، گویا ٹرانس جینڈر سے مراد وہ مرد یا عورت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تو مرد کو مکمل مرد اور عورت کو مکمل عورت پیدا کیا لیکن وہ اللہ کے فیصلے پر ناخوش ہوتے ہوئے اپنی پیدائشی جنس تبدیل کر کے مرد سے عورت یا عورت سے مرد میں تبدیل ہونا چاہتے ہیں۔

یہاں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ جنس جسے انگریزی میں سیکس (Sex) کہتے ہیں اور صنف جسے انگریزی میں جینڈر (Gender) کہتے ہیں ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ اور تبدیلی کس چیز میں کی جاتی ہے تو INTRODUCTION TO SOCIOLOGY – 2ND CANADIAN EDITION میں سیکس اور جینڈر کے درمابین فرق کو بھی واضح کر دیا گیا ہے جو درج ذیل ہے۔

> "Sex refers to physical or physiological differences between males and females, including both primary sex characteristics (the reproductive system) and secondary characteristics such as height and muscularity. Gender is a term that refers to social or cultural distinctions and roles associated with being male or female. Gender identity is the extent to which one identifies as being either masculine or feminine (Diamond, 2002). As gender is such a primary dimension of identity, socialization, institutional participation, and life chances, sociologists refer to it as a core status." (Diamond,2002)

(جنس (sex) "سے مراد مرد اور عورت کے درمیان جسمانی یا حیاتیاتی فرق ہوتے ہیں، جن میں بنیادی جنسی خصوصیات (یعنی تولیدی نظام) اور ثانوی صفات جیسے قد، جسمانی قوت وغیرہ شامل ہیں۔ "صنفی شناخت" ایک ایسا تصور ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کوئی فرد خود کو مردانگی یا زنانگی میں سے کس کے قریب محسوس کرتا ہے۔)

چونکہ صنف (جینڈر) فرد کی شناخت، سماجی تربیت، اداروں میں شرکت، اور زندگی کے مواقع میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اس لیے ماہرینِ عمرانیات اسے "بنیادی حیثیت (Core Status) "تصور کرتے ہیں۔ مختلف حالتیں جو جسمانی جنسی خصوصیات کی غیر معمولی نشوونما کا باعث بنتی ہیں ان کو اجتماعی طور پر انٹر سیکس حالتیں کہا جاتا ہے۔ گورنمنٹ آف کینیڈا Canadian Institutes of Health Research کے مطابق بھی سیکس اور جینڈر کے درمیان واضح فرق ہے۔

> "Sex is usually categorized as female or male but there is variation in the biological attributes that comprise sex and how those attributes are expressed.Gender refers to the socially constructed roles, behaviors, expressions and identities of girls, women, boys, men, and gender diverse

people."

(جنس (Sex) کو عمومی طور پر مرد یا عورت کے طور پر درجہ بند کیا جاتا ہے، لیکن اس میں حیاتیاتی خصوصیات کے حوالے سے فرق پایا جاتا ہے ۔اور یہ فرق مختلف افراد میں مختلف انداز سے ظاہر ہوتا ہے۔صنف (Gender) ان سماجی طور پر بنائے گئے کرداروں، رویّوں، اظہار اور شناختوں کو کہتے ہیں جو لڑکیوں، عورتوں، لڑکوں، مردوں اور صنفی تنوع رکھنے والے افراد سے وابستہ ہوتے ہیں۔)

یہ بیان اس اہم فرق کو واضح کرتا ہے جو "جنس" اور "صنف" کے درمیان پایا جاتا ہے۔ جنس، یعنی مرد یا عورت ہونا، عام طور پر جسمانی ساخت اور حیاتیاتی پہلوؤں پر مبنی ہوتا ہے، لیکن ان حیاتیاتی صفات میں بھی فطری طور پر تنوع موجود ہے، جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ "صنف" ایک سماجی تشکیل ہے، جس کا تعلق اس بات سے ہوتا ہے کہ کسی معاشرے میں مرد یا عورت سے کیا توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ یہ توقعات ثقافتی، تاریخی اور معاشرتی سیاق و سباق سے جُڑی ہوتی ہیں، اور وقت کے ساتھ بدل سکتی ہیں۔

یہ نقطہ نظر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ صنفی شناخت محض جسمانی فرق پر مبنی نہیں بلکہ فرد کی خود ساختہ شناخت اور معاشرتی تجربات کا مجموعہ بھی ہے۔ یہ تفہیم صنفی شمولیت، برابری، اور سماجی انصاف کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ٹرانس جینڈر کی تعریف سراسر غلط ثابت ہوتی ہے کیوں کہ ٹرانس(Trans) سے مراد تبدیلی ہے لیکن جینڈر (gender)سے مراد جنس نہیں صنف ہے یعنی سماجی یا ثقافتی خصلتیں ہیں تو اس طرح ٹرانس جینڈر کی اصطلاح سے اعضاء کی تبدیلی تو مراد لی ہی نہیں جاسکتی بلکہ اس سے مراد تو عادات و اطوار ہیں تو پھر ان الفاظ کا چناؤ سراسر غلط ہے الفاظ کچھ اور ہیں مراد کچھ اور ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تبدیلی جنس کے ذریعہ کیا حقیقت میں مرد، عورت اور عورت مرد بن جاتے ہیں؟

اس وقت دنیا بھر میں بالعموم اور مغربی ممالک میں بالخصوص بہت سے افراد جنس کو تبدیل کرانے یعنی مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کے ذریعہ اپنی نامراد جنسی خواہشات کی تسکین و تکمیل میں مبتلا ہیں، اور دن بہ دن یہ فطرتِ سے متصادم جذبہ اور ناپاک عمل بڑھتا چلا جارہا ہے۔ یہ عمل بہت سنگین ہے اور اس میں دنیاوی اور دینی لحاظ سے بہت ساری خرابیاں موجود ہیں۔ آج کل، نئی ایجادات کی وجہ سے یہ عمل اتنا آسان ہو گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جنس تبدیل کرنا چاہے تو ماہر ڈاکٹروں سے یہ کام بہ آسانی کروا سکتا ہے۔ لیکن یہ عمل اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے خلاف ہے اور اس میں انسان کی ظاہری شکل کو بدلا جاتا ہے جو کہ اللہ

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

تعالٰی کی تخلیق میں بلاشبہ تبدیلی کرنے کے مترادف ہے۔اس عمل کے نتیجے میں نہ صرف ایک فرد کے جسم اور روح پر بُرے اثرات پڑتے ہیں،بلکہ پورے معاشرے کے لیے بھی یہ ایک سنگین خطرہ ہے۔

اس کی مزید تفصیل بیان کی جائے تو یہ ہے کہ ماہر ڈاکٹر تبدیلِی جنس کے متمنی مرد جو اعضاء کے اعتبار سے مکمل ہو اور اس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہ پایا جائے اس کے آلہ ٔتناسل و خصیتین کو آپریشن کے ذریعے نکال دیتا ہے اور اس کی جگہ عورت کی شرمگاہ کے جیسا ایک سوراخ بنادیتا ہے، نیز دواؤں کے ذریعے وہ مرد کے جسم میں زنانہ ہارمونز ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے اس فرد کے سینے پر بھی عورتوں کی طرح ابھارپن پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی آواز اور چال ڈھال عورتوں کی ہی طرح ہو جاتی ہے،اور اسی طرح اگر کوئی عورت اپنی جنس تبدیل کرانا چاہتی ہو تو وہ ماہر ڈاکٹر آپریشن کے ذریعہ اس کے سینے کے اوپر موجود ابھار اور پیٹ میں موجود رحم وغیرہ کو ختم کر دیتا ہے یا بچہ دانی کے سوراخ کو بند کر دیتا ہے اور جدید ٹیکنالوجی اور آلات کے ذریعے مرد کے آلہ ٔتناسل کے مثل ایک مصنوعی قسم کا آلۂ تناسل اس عورت کی شرمگاہ کی جگہ لگادیتا ہے یادرہے کہ اس عمل کے ذریعے اگرچہ اس عورت سے مرد بننے والے فرد کے اندر جماع کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مگر اس سے نہ تو مادہ منویہ کا اخراج ہوتا ہے اور نہ ہی کسی طرح حمل کا قرار پانا ممکن ہوتا ہے نیز وہ عورت کے اندر مرد کی آواز کے ہارمونز ڈال دیتا ہے جس سے اس کی آواز اور چال ڈھال مردوں کی طرح ہو جاتی ہے اور اس کے چہرے پر بال بھی نکلنے لگتے ہیں۔

یادرہے کہ یہ تمام تبدیلی صرف اعضاء کے ظاہر میں ممکن ہے اس طرح کی تبدیلی سے قانون قدرت نہیں تبدیل کیا جاسکتا سوشل میڈیا پر موجود انڈیا،اور یورپ کے ٹرانس جینڈر جوڑوں کے ہاں بچوں کی پیدائش کا سلسلہ خالقِ حقیقی کی قدرت کاملہ کا ایک بیّن ثبوت ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ تبدیلیٔ جنس کے ذریعے جو مرد عورت کے روپ میں آیا ہے اس کے اپنے پیٹ میں حمل ٹھہرے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے حمل اسی جسم میں ٹھہرا جس کو قادر مطلق نے اس عمل کے لئے منتخب کیا تھا کہ وہ ظاہری طور پر تو مرد نظر آرہا ہے اس کی جسمانی ساخت بھی مردوں کے جیسی ہے لیکن قدرت نے اس سے وہی کام لیا جس فطرت پر اس کی تخلیق ہوئی تھی۔اس کی واضح مثال انڈیا کی ریاست کیرالہ کے ٹرانس جینڈر جوڑے کے ہاں بچے کی پیدائش ہے۔[2]

اسباب و محرکات

مغربی تہذیب سے متاثر نام نہاد قسم کے مُفکّرین و مُحقّقین نے تبدیلِی جنس کے بہت سے اسباب و محرکات کا ذکر کیا ہے، جن میں سب سے قوی سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض انسانوں کا اپنا اندرونی شعور واحساس اپنے جنسی وجود کو تسلیم ہی نہیں کرتا اور وہ لوگ نفسیاتی طور پر اپنی جنس اور جنسی شناخت سے مطمئن ہی نہیں ہو پاتے گویا کہ بعض انسانوں کے شعور اور میلان طبع اور جنسی

شناخت کے درمیان شدت کی حد تک تضاد پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی جنس ہی کو تبدیل کر کے جنسی تسکین پانا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح تربیت کا فقدان، ماحول کا فساد، جنس کو بھڑکانے والی اشیاء کی کثرت، فطرت کے مطابق جنسی تسکین سے بے راہ روی اور اس میں حد سے تجاوز کرنا، حقیقت میں یہی وہ اسباب و محرکات ہیں جن کی وجہ سے آج انسان کے نزدیک اپنی جنسی تسکین کے حصول کے لئے اپنے وجود اور اپنی جنس ہی کو بدل دینا جنسی تسکین کا واحد ذریعہ ٹھہرا۔

اس حقیقت تک رسائی کے لئے ہمیں معاشرتی طبقات کے نکتہ نظر کو بھی مدِ نظر رکھنا پڑے گا تاکہ تبدیلیٔ جنس کے اہداف اور اسباب و محرکات کی صحیح سمت کا تعین کر کے حقائق کو واضح کیا جا سکے۔

جنس کے اعتبار سے طبقات کی تقسیم

اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو تین طبقات جنس ہمیں نظر آئیں گے جو کہ بالترتیب مرد، عورت اور خنثیٰ(she male) پر مشتمل ہیں۔ اس لحاظ سے ان تینوں طبقات کے مسائل بھی ان کی جنسی تفریق کی طرح مختلف ہیں اور ان کے احکامات بھی مختلف ہیں یہ تقسیم ہمارے معاشرے میں جنس کے اعتبار سے پائی جاتی ہے۔ ہر طبقے کے نظریات، مسائل و وسائل کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

پہلا طبقہ مرد حضرات کو اگر دیکھا جائے تو اپنی جنسی خواہش کی تسکین کے لئے ہر جائز و ناجائز ذرائع کو استعمال کرتے ہیں بسا اوقات اس نامراد خواہش کی تسکین کے لئے یہ لواطت جیسے برے فعل کے بھی مرتکب ہوتے ہیں یہ ایسا قبیح فعل ہے اور حد درجہ گھناؤنی حرکت ہے جس کی وجہ سے ایسے افراد اور ایسی بستیوں پر فرشتوں کی طرف سے لعنت اور اللہ تعالیٰ کا قہر کا نزول ہوتا ہے چنانچہ اس سے پہلی امتوں کو بھی جو اس فعل شنیع و بد میں مبتلا تھیں انہیں اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی بارش کے ذریعہ ہلاک کر دیا اور ان کے اس خبیث اور عمل بد و عمل شنیع کو اپنے صحیفوں اور کتابوں میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر کے صبح قیامت تک آنے والی دنیائے انسانیت کو متنبہ کر دیا اور ایسے عادات و اطوار سے بچنے کی سختی سے تلقین کی۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

"فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّکَ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾"[3]

(پس جب ہمارا عذاب آگیا، تو ہم نے اس بستی کے اوپر والے حصہ کو نیچے کر دیا، اور اس پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے کنکروں اور پتھر کی بارش کر دی۔ جو تیرے پروردگار کے ہاں سے نشان زدہ تھے اور یہ (خطہ ان) ظالم لوگوں سے کچھ دور بھی نہیں۔)

بہر حال اس صورت میں مفعول کا کردار ادا کرنے والے شخص میں مردانہ صلاحیتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ کمزوری اسے مخالف جنس کی طرف مائل کر دیتی ہے اور یہ چیز اسے تبدیلیٔ جنس کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ معلومات ماہر نفسیات ڈاکٹرز ، حکیم اور ہومیوڈاکٹرز سے لی گئی ہیں۔

بلا شک وشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ فطرتِ الٰہی سے ہٹ کر خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے کے جتنے بھی طور طریقے اختیار کر لیے جائیں وہ تسکین کا ذریعہ بننے کے بجائے پہلے سے بھی زیادہ خواہشات کو بھڑکا دیتے ہیں۔ چنانچہ ان خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جب عورت پر اکتفا نہیں کیا گیا تو مردوں تک نوبت پہنچی جس عملِ بد کی مرتکب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ہوئی، پھر وقت گزرنے پر چہ جائے کہ توبہ کے ساتھ لوگ باز آجاتے ان کی ہوس کا نشانہ بننے کی پھر جانوروں کی باری آئی اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ مردوں کو عورت بننے اور عورتوں کو مرد بننے کا شوق پیدا ہو گیا۔

دوسرا طبقہ: اسی طرح عصرِ حاضر میں عورتوں کے جنسی مسائل کے بھی کچھ اسباب ہیں جن میں سے ایک معاشی وسائل کی کمی ہے اس کے علاوہ کسی اور سبب کی بناء پر لڑکا بننے کی خواہش جیسا کے مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر ان کی روش کو اختیار کرتے ہوئے جنسی تبدیلی کا ارتکاب کرنا، تربیتی نظام میں کمی کی صورت، ان تمام وجوہات کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہو سکتی ہیں اس لئے کہ انسانی زندگی مختلف خواہشات کے علاوہ مختلف حادثات سے بھی بھرپور ہے جن کی بناء پر انسان غلط اقدامامت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

تیسرا طبقہ: ہمارے معاشرے میں مرد اور عورت کے علاوہ ایک تیسرا طبقہ بھی پایا جاتا ہے جسے فقہی اصطلاح میں خنثیٰ کہتے ہیں۔

فقہائے کرام نے خنثیٰ کی تعریف یوں کی ہے

"اِذَا کَانَ لِلمولود فَرجٌ و ذَکرٌ فهو خنثیٰ"[4]

جب پیدا شدہ بچے کی دونوں شرم گاہیں ہوں فرج (عورت کی شرمگاہ) اور ذکر (آلہٴ تناسل) تو وہ خنثیٰ (ہجڑا) ہوگا۔

پھر خنثیٰ کی تین اقسام ہیں:

1) فاِن بال من الذکر فغُلامٌ

پھر اگر وہ ذکر (آلہٴ تناسل) سے پیشاب کرے تو مرد ہے۔

2) وَاِن بال من الفرج فأُنثٰی

اور اگر فرج (اندام نہانی) سے پیشاب کرے تو عورت ہے۔

3) وَاِن بال منهما فالحکم لِلاسبق و ان استویا فمشکلٌ[5]

اور اگر دونوں سے پیشاب کرے تو جس سے طرف سے پہلے نکلے اس کا اعتبار ہو گا اور اگر دونوں طرف سے برابر نکلے تو وہ خنثیٰ مشکل ہے۔اب اس تیسری قسم خنثیٰ مشکل جس کے متعلق ابہام پایا جائے کی پہچان کی فقہاء نے صورتیں بیان کی ہیں:

واذا بلغ الخنثیٰ وخرجت له لحية او وصل الى النساء فهو رجلٌ فان ظهر له ثدی کثدی المرآة او نزل له لبن فی ثدیه او حاض اوحبل او امکن الوصول الیه من جهة الفرج فهو امرآةٌ۔ فان لم یظهر له احدی هذه العلامات فهو خنثیٰ مشکل

(اور جب وہ بالغ ہو جائے اور اس کی داڑھی نکل آئے یا عورتوں تک (شہوت کے ساتھ) پہنچ جائے تو وہ مرد ہے پس عورت کے پستان کی طرح اس کے پستان ظاہر ہو جائیں یا اس کے پستانوں سے دودھ نکل آئے یا اسے حیض آ جائے یا حمل ٹھہر جائے یا اندام نہانی کی طرف سے اس تک پہنچنا (وطی کرنا) ممکن ہو تو وہ عورت ہے۔ پھر اگر (بیان کردہ) ان علامات میں سے کوئی ایک بھی علامت ظاہر نہ ہو تو وہ خنثیٰ مشکل ہوتا ہے۔)

جنسی اعتبار سے تیسرا طبقہ (خنثیٰ) بھی اپنے معاملات زندگی میں بہت سے مسائل کا شکار ہے ابتدائے زیست سے انتہائے زیست تک معاشرے کی کج روی اور اخلاقی پستی کا جس قدر اس طبقے کو سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تبدیلیٔ جنس کا قانون جس کو ٹرانس جینڈر کا نام دیا گیا اسی طبقہ کے نام پر پاس کیا گیا لیکن شومیٔ قسمت کہ اس سے فائدہ معاشرے کے ہوا و ہوس کی غلاظت سے لبریز کردار کے مالک افراد نے ہی اٹھایا یہ تیسرا طبقہ پھر بھی اپنے حقوق سے محروم ہی رہا اور آج گلیوں، بازاروں اور سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے یہ خواجہ سرا اس بات کا بیّن ثبوت ہیں۔

اوکسفورڈ یونیورسٹی کی نصابی کتاب New Oxford Textbook of Psychiatry میں تیسری جنس کے متعلق یہ بیان ہے:

"The third sex .'These males or females do not request 'sex change'. Rather, they want, if male, to be De masculinized and, if female, to be Defeminized ".

'تیسری جنس'۔ یہ مرد یا خواتین 'جنسی تبدیلی' کی درخواست نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ اگر وہ مرد ہیں تو مردانگی واضح کی جائے اور اگر عورت ہیں تو نسوانیت واضح کی جائے۔

مذہب کے اعتبار سے طبقات کی تقسیم

ایک طبقاتی تقسیم مذہبی و غیر مذہبی ہم آہنگی کے اعتبار سے ہے جس میں ایک طبقہ مذہبی سوچ رکھتا ہے اور مذہب کو ہر معاملہ میں ترجیح دیتا ہے اور ہر معاملہ کو مذہب کے فریم میں رکھ کر جواز یا عدم جواز کی صورت کا تعین کرتا ہے اس طبقے کے نزدیک جنسی تبدیلی صانع حقیقی اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی ہے جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے جبکہ اس کے برعکس ایک وہ طبقہ ہے جو کہ مذہب کی بجائے اپنی عقل کو ترجیح دیتا ہے اور مذہب کے عائد کردہ احکامات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے اس طبقے کے نزدیک

انسان اپنی جنسی رغبت کی بناء پر سرجری کے ذریعے اپنی جنس کو تبدیل کرنے کا حق رکھتا ہے اس طبقے کا نظریہ یہی معصیت کا علم بردار نعرہ ہے "میرا جسم میری مرضی"۔

اسلامی نکتہ نظر سے تبدیلیٔ جنس کے جواز کی کوئی صورت نہیں البتہ جنس کے اعتبار سے اگر بیان کردہ طبقات انسانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شرعی احکام کی طرف رجوع کیا جائے تو جس طرح باقی معاملات میں مرد و عورت اور خنثیٰ کے احکام مختلف ہیں تبدیلیٔ جنس کے اعتبار سے بھی احکام مختلف ہوں گے اسی طرح تبدیلیٔ جنس کی تعریف، کیفیت و ماہیت بھی اسلامی و غیرِ اسلامی نکتۂ نظر سے مختلف ہے۔

طبقاتِ انسانی کے اعتبار سے پہلا اور دوسرا طبقہ مرد اور عورت ایک دوسرے کی مشابہت بھی اختیار نہیں کر سکتے ان کا یہ عمل احکام خداوندی سے صراحۃً بغاوت ہے اور عذابِ الٰہی کا موجب ہے۔

اپنی جنس کو تبدیل کرانے والا شخص کس حد تک جرائم کا ارتکاب کرتا ہے اور کس قدر فساد کا باعث بنتا ہے اور محض اپنی جنسی خواہشات کی خاطر کتنے احکام خداوندی کی نافرمانی کرتا ہے؟ تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلیمات قرآن

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخالف جنس کی وضع اختیار کرنے والے کو گھر سے نکال دینے کا حکم:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ-" [6]

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی وضع اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی وضع اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔)

تبدیلِی جنس جسم کا مثلہ کرنا ہے جو حرام ہے، شریعت نے مثلہ سے منع کیا ہے کیونکہ اس میں انسان کی صورت بگاڑنا اور اس کی توہین وتذلیل کرنا ہے

تبدیلی جنس زمین پر فساد برپا کرنے اور نسل انسانی کو ختم کرنے کا خطرناک ذریعہ ہے، جو قطعاً حرام ہے۔

"وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ الآية". [7]

(اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیت اور مویشیوں کو ہلاک کر دے اور اللہ تعالٰی فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔)

تبدیلیٔ جنس یا ہم جنس پرستی

تبدیلیٔ جنس کے بعد جیسا کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ کسی عورت کے لئے حقیقی طور پر مرد بننا اور کسی مرد کے لئے حقیقی طور پر عورت بننا ناممکن ہے تو اگر ایک ایسا شخص جو کہ جنس تبدیل کرانے یا نادرا میں صرف اپنے آپ کو عورت رجسٹرڈ کرانے کے بعد کسی مرد کے ساتھ رشتۂ ازدواج قائم کر لے یا اسی کے برعکس ایک عورت ایسا کر لے تو دونوں صورتوں میں ہم جنس پرستی کا عملِ شنیع لازم آئے گا جو کہ قہرِ الٰہی کا موجب ہے۔

جیسا کہ قومِ لوطؑ سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ "[8]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت دی ہے، اور اس کی تخلیق میں تبدیلی کو منع فرمایا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جنس کی تبدیلی اللہ کی تخلیق میں مداخلت کے مترادف ہے۔

جنس کو تبدیل کرنا یا کرانا تخلیقِ الٰہی کو بدلنے کے مترادف ہے ایسی زندگی کو شیطانی زندگی ہی کہا جائے گا اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا کی جانب سے لعنت کا مستحق اور دنیا و آخرت میں خسارے میں ہے قرآن حکیم میں ہے کہ شیطان نے کہا

وَلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا" [9]

(اور میں ضرور ان کو گمراہ کردوں گا اوانھیں (لمبی) امیدیں دلاؤں گا اور میں ضرور انھیں حکم دوں گا تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو (میرے حکم کی تعمیل میں) یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔)

تعلیماتِ احادیث رسول ﷺ

جنس کو تبدیل کرنا مردوں کا عورتوں سے اور عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے جو لعنتِ الٰہی کا موجب ہے۔

"وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ. اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ .... وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ۔" [10]

(اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (یاد رکھو) تم ایسا فحش

کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں رہنے والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ (یعنی) تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو، بلکہ تم حدِ (انسانیت) ہی سے گزر گئے ہو۔۔۔۔۔اور ہم نے ان پر ایک (نئی طرح کا) مینہ برسایا (پتھروں کا) سو دیکھو تو ذرا ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟۔)

فقہی اداروں کی آرا

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی (International Islamic Fiqh Academy) نے اپنی 25ویں نشست میں 2023 میں تبدیلیٔ جنس کو ممنوع قرار دیا:

"جنس کی تبدیلی شریعت میں ممنوع ہے کیونکہ یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کے مترادف ہے۔ "[11]

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت (Federal Shariat Court) نے 2023 میں یہ فیصلہ صادر کیا:

"جنس کی تبدیلی کے عمل کو شریعت کے مطابق جائز نہیں سمجھا جاتا۔ "[12]

جدید سائنسی نقطۂ نظر

جدید طب اور سوشیالوجی کے مطابق، جنس کی تبدیلی کے آپریشنز صرف ظاہری تبدیلیاں لاتے ہیں، اور یہ جسمانی اور نفسیاتی پیچیدگیوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ یہ عمل مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوتا اور نہ ہی فطری جنس کی مکمل تبدیلی ممکن ہے۔درحقیقت یہ تمام افراد اپنی کیفیت اور نوعیت کے اعتبار سے مختلف امراض میں مبتلاء ہیں اور سب قابل رحم اور قابل توجہ ہیں لیکن سب کا علاج ایک نہیں ان تمام افراد کا نفسیاتی علاج ہونا چاہئے نہ کہ ان کے اپنے اجسام کو نقصان پہنچا کر ان کی جنس کو ہی تبدیل کر دیا جائے۔

تبدیلیٔ جنس کے قانون کا اطلاق

اب جب کہ تبدیلیٔ جنس اور اس پر بنائے گئے قانون کی حقیقت واضح ہو گئی تو یہ جاننا ضروری ہے کہ اس قانون کا اطلاق کن افراد پر ہو گا؟

سب سے پہلے تو یہ بات واضح ہو گئی کہ اس قانون کا مقصد انسانیت کی خدمت ہر گز نہیں بلکہ اس قانون کا مقصد خواہشات نفسانی کی تسکین ہے اور یہ بھی بات واضح ہو گئی کہ یہ قانون کن افراد کے لئے بنایا گیا ہے اب ان تمام معلومات کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ جنس کی تبدیلی یا صنف کی تبدیلی مرد اور عورت کے لئے قطعًا حرام ہے چاہے وجوہات کوئی بھی ہوں اس کے تیسری جنس رہ جائے گی وہ خنثٰی ہے اور خنثٰی میں احکام ان کی حقیقت واضح ہونے کے بعد جاری ہوں گے کہ وہ مرد ہے یا عورت، اگر مرد ہے تو

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

عورت کے اضافی اعضاء کو ختم کر کے مکمل مرد بننا اور اگر عورت ہے تو مرد کے اعضاء ختم کر کے صرف عورت بننا اور اپنی حقیقی جنس کو واضح کرنا یہ تمام عمل تبدیلیٔ جنس نہیں بلکہ تبیینِ جنس کہلائے گا جو کہ کسی تکلیف میں مبتلا شخص کو اس تکلیف سے نجات دلانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں اس اصول کو بیان کیا گیا ہے:

"الضروراتُ تُبِيْحُ المحظورات بشرطِ عدمِ نُقْصَانِها عنها" [13]

معاشرتی اور اخلاقی اثرات

جنس کی تبدیلی کے عمل سے معاشرتی ڈھانچے، خاندانی نظام اور اخلاقی اقدار پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔اس سے نہ صرف فرد کی شناخت متاثر ہوتی ہے بلکہ پورے معاشرتی تانے بانے میں دراڑ آتی ہے۔

نتائج وسفارشات

اسلامی تعلیمات اور فقہی اداروں کی آراء کی روشنی میں، جنس کی تبدیلی کا عمل شریعت کے مطابق جائز نہیں ہے۔اس لیے:

1. **دینی رہنمائی:** عوام الناس کو اس مسئلے پر دینی رہنمائی فراہم کی جائے۔
2. **قانونی اقدامات:** ایسی سرگرمیوں کو قانونی طور پر روکا جائے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوں۔
3. **معاشرتی آگاہی:** معاشرتی سطح پر اس مسئلے کے اثرات اور اس کے حل کے بارے میں آگاہی بڑھائی جائے۔

درج بالا بحث کا ماحاصل یہ ہے کہ جنس کو تبدیل کرنا کسی مرد یا عورت کے لئے کسی صورت جائز نہیں البتہ تیسری جنس کے افراد جن میں نر اور مادہ کی دونوں صفات پائی جائیں پھر کوئی صفت غالب آرہی ہو تو اس صورت میں اس کی جنس کو واضح کرنے کے لئے سرجری کرانا جائز ہے اور یاد رہے کہ اس کو جنسی تبدیلی کا نام نہیں دیا جائے گا بلکہ یہ عمل تبیین جنس کا عمل کہلائے گا۔اس عمل کو ختنہ پر قیاس کیا جائے گا۔

باقی رہا کسی مرد کا عورت یا عورت کا مرد بننے کا آرزومند ہونا چاہے اس کا سبب کوئی بیماری ہو یا اس کا طبعی میلان کسی صورت جائز نہیں کہ کوئی بھی شخص اٹھے اور نظامِ قدرت کے خلاف آواز اٹھائے اور قادر مطلق کی تخلیق پر ناخوش ہوتے ہوئے نظامِ قدرت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرکے خالق کی تخلیق پر عدم اعتماد کا اظہار کرے دین اسلام خصوصاً اور بالعموم عقل وشعور رکھنے والے حقیقت پسند معاشرے کے علم بردار کبھی بھی اس فعلِ شنیع کی اجازت نہیں دے سکتے اور نہ ہی کسی اعتبار سے اس کی حمایت

کر سکتے ہیں۔

سفارشات

اسلام جہاں دینِ فطرت ہے اور ہر موقع پر بقائے انسانی اور فلاح انسانی کا علمبردار ہے جہاں انسان کی ضروریات اور خواہشات دونوں کے معاملے میں ہدایت کا سرچشمہ ہے وہیں انسان کے روحانی اور جسمانی تمام امراض کا علاج بھی پیش کرتا ہے۔

اسی طرح مرد سے عورت اور عورت سے مرد بننے کی نامراد خواہش بھی ایک نفسیاتی مرض ہے حکومت وقت کو چاہئے کے اس مرض میں مبتلاء افراد کے نفسیاتی علاج کا اہتمام کرنے کے اقدامات کرے نہ کہ اس کے برعکس ایسے مریض کی سرجری کرکے اس کو کے حقیقی وجود سے ہی دور کر دیا جائے، کیوں کہ یہ لوگ حقیقی معنوں میں قابلِ رحم ہیں جو کہ شعور کی نعمت سے اس قدر دور ہو چکے ہیں کہ ان کو اپنے حقیقی وجود اور اپنی حقیقی شناخت سے محروم ہو جانے کا بھی احساس نہیں۔

اسی طرح سرکاری سطح پر ماہر ڈاکٹر حضرات کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے، جو کہ ایسے مریض کی نگہداشت اور اور علاج میں بنیادی کردار ادا کرے، اسی طرح ایک علماء کا بورڈ تشکیل دیا جائے جو سرکاری سطح پر ہر آنے والے ہر مسئلہ کے جواز یا عدمِ جواز کا حکم صادر فرمائیں۔ زیر نظر مقالہ میں راقم نے ممکنہ حد تک تبدیلیٔ جنس کی حقیقت کو واضح کیا اور اس کے مراحل اور قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا لیکن ابھی بھی اس مضمون کے چند پہلو تفصیل طلب ہیں جیسا کہ تبدیلیٔ جنس کے بعد ایسے شخص (مرد یا عورت) کے ساتھ معاشرتی روابط اور تعلقات کا حکمِ شرعی کیا ہوگا اس کے علاوہ وراثت کے احکام پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

1۔ https://www.na.gov.pk/uploads/documents/1526547582_234.pdf

2۔ https://www.bbc.com/urdu/articles/c0dlv3zd3zko

3۔ القرآن: 11/ 82،83

4۔ العلاّمہ الشیخ ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد بن جعفر القدوری الحنفی البغدادی، المختصر القدوری، کتاب الخنثی، (بیروت لبنان: دارالکتب العلمیہ، س ن)، ص137

[5] ۔ العلامہ الامام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی، متوفی 710ھ، کنزالد قائق دار البشائر الِاسلامیۃ (بیروت : لبنان، دارالبشائر الاسلامیہ، س ن)، کتاب الخنثٰی، ص684

[6] ۔الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراحیم البخاری، الجامع الصحیح، (بیروت: دارالکتاب العلمیہ، س ن)، ص1090

[7] ۔القرآن2/ 205

[8] ۔القرآن:30/ 30

[9] ۔ القرآن:4/ 119

[10] ۔ الاعراف:83/80

[11] ۔ قرارداد نمبر13/251-25

[12] ۔ پاکستان ٹوڈے،19مئی 2023

[13] ۔الَاشباہ والنظائر، للسبکی، (بیروت: دارالکتب العلمیۃ، 1998ء)، ج1، ص162